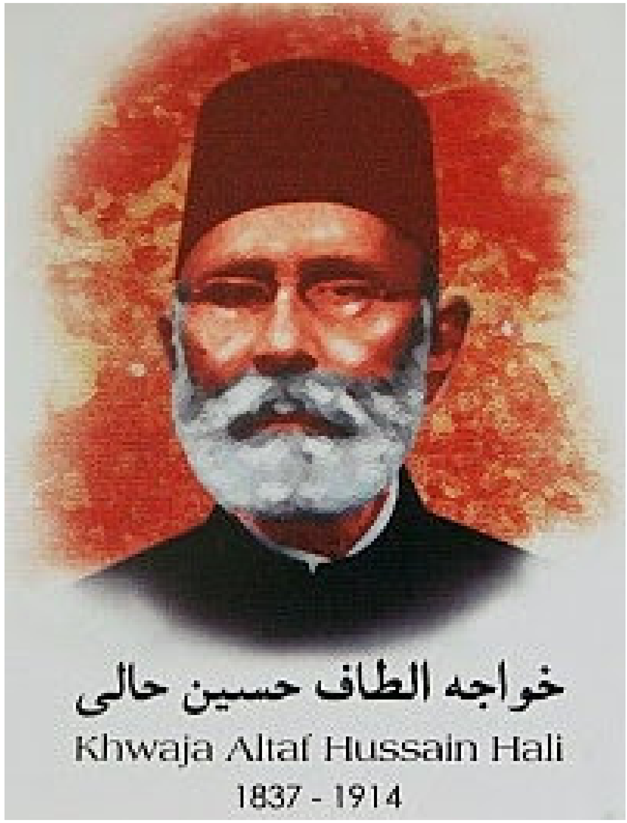

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا
اک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

پیشکش: محمد شفیع چوبدار

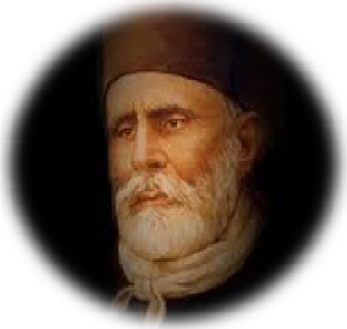

حالیؔ

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا
اک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا

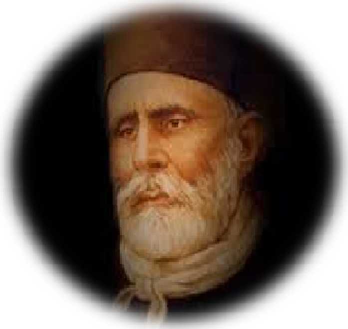

حالیؔ

گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہو گا حق کیونکہ ادا تیرا

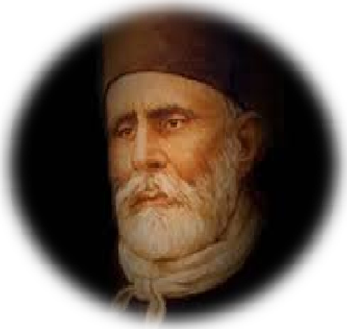

حالیؔ

محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نا محرم
کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

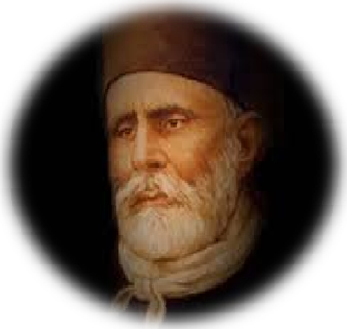

حالی

جچتا نہیں نظروں میں یاں خلعت سلطانی

کملی میں مگن اپنی رہتا ہے گدا تیرا

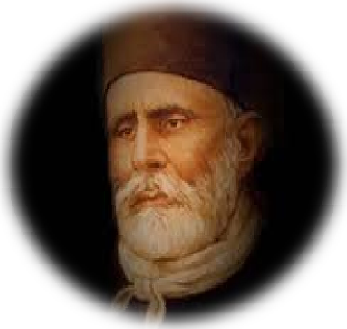

حالی

عظمت تری مانے بن کچھ بن نہیں آتی یاں

ہیں خیرہ و سرکش بھی دم بھرتے سدا تیرا

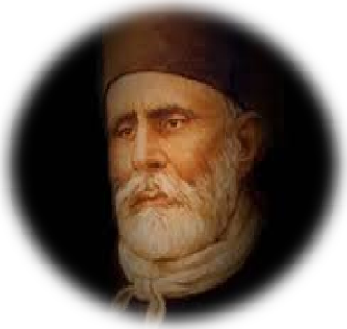

حالی

تو ہی نظر آتا ہے   ہر شے پر محیط ان کو
جو رنج و مصیبت میں کرتے ہیں گلا تیرا

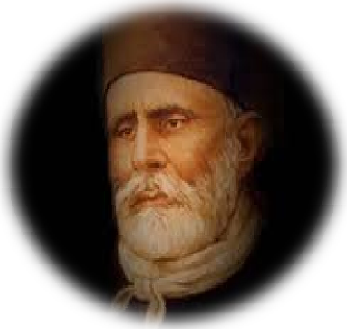

حالیؔ

نشہ میں وہ احساں کے سرشار ہیں اور بیخود
جو شکر نہیں کرتے نعمت پہ ادا تیرا

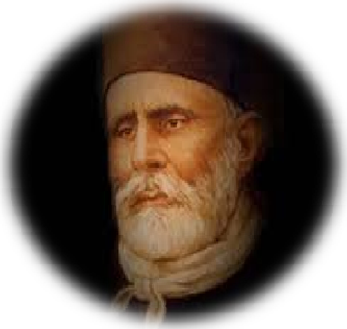

حالیؔ

آفاق میں پھیلے گی کب تک نہ مہک تیری
گھر گھر لئے پھرتی ہے پیغام صبا تیرا

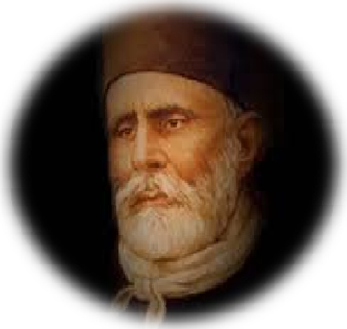

حالؔی

ہر بول ترا دل سے ٹکرا کے گزرتا ہے
کچھ رنگ بیاں حالؔی ہے سب سے جدا تیرا